سورۂ الم نشرح کی بے مثال اور بے نظیر تفسیر

اَلْکَلَامُ الْاَوْضَحُ فِیْ تَفْسِیْرِ سُوْرَۃِ اَلَمْ نَشْرَحْ

تصنیفِ لطیف: رئیس المتکلمین حضرت علامہ مفتی
مولانا نقی علی خان علیہ رحمۃ الرحمٰن
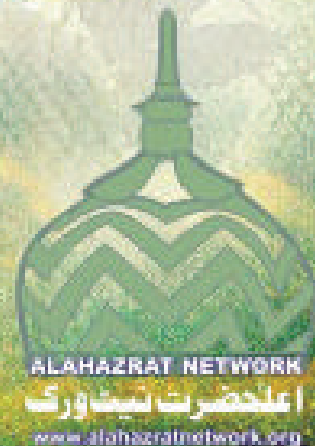
ALAHAZRAT NETWORK
اعلٰحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

ALAHAZRAT NETWORK
اعلحضرت نیٹ ورک
www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

سورۂ الم نشرح کی بیمثال اور بے نظیر تفسیر

الکلام الاوضح

فی

تفسیر سورۃ الم نشرح

تصنیف لطیف

حضرت مولانا نقی علی خان رحمۃ اللہ علیہ

والد ماجد امام اہلسنت مولانا احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ

www.alahazratnetwork.org

www.alahazratnetwork.org

کیوں گھٹے گی لطف یہ ہے کہ یہ بزرگوار آیت کریمہ ان اللہ لایغفر ان یشرک بہ ویغفر مادون ذلک لمن یشاء
کے بیان میں لکھا ہے کہ باقی گناہ اللہ کی مرضی پر ہیں چاہے معاف کرے چاہے سزا دے وہی اللہ معاذ اللہ اس جگہ بے
سبب نہ گذر نہیں کر سکتا دوسرے وہ حیلہ وحوالہ سے پاک ہے اُس کے فعل پر کون حرف رکھ سکتا ہے لایسئل عما یفعل
تیسرے اسی حدیث سے ثابت کہ بعد شفاعت کے ایک جماعت کو محض بے سبب بخشدیگا کیا اُسوقت قدر آئین کی نہ گھٹے گی
شفاعت کو برعایت آئین حیلہ مغفرت کرنا پھر اُس آئین کو توڑ دینا بادشاہان مجازی کو زیب نہیں دیتا بادشاہ حقیقی کب تجویز کریگا
تعالی اللہ عن ذلک علوا کثیرا دوسری حدیث بخاری و مسلم کی زیادہ مصرح ہے جس میں بعد ذکر شفاعت مومنین کے موجود ہے
کہ خدا تعالی فرمائے گا فرشتوں نے شفاعت کی اور پیغمبروں نے شفاعت کی اور مسلمانوں نے شفاعت کی اور نہ باقی رہا مگر ارحم الراحمین
پھر ایک مٹھی دوزخ سے بھریگا اور ایسے لوگوں کو نکالے گا جنھوں نے کبھی بھلائی نہ کی اور یہ بھی وارد ہوا کہ جب وہ دوزخ سے
نکلیں گے جل کر کوئلے ہو گئے ہوں گے پھر اُنھیں نہر الحیواۃ میں ڈالے گا کہ موتی کے مانند چمکنے لگیں گے بہشتی کہیں گے
یہ اللہ کے آزاد کئے ہوئے ہیں داخل کیا اُس نے ان کو بہشت میں بے کسی عمل بے کسی چیز کے کہ آگے کرچکے ہوں قولہ سو اس
امیر نے اُس چور کی شفارش اس واسطے نہیں کی کہ اُس کا قرابتی ہے یا آشنا الا جو اس شخص نے حیلہ سازی کو معاذ اللہ شفاعت
کی تقریب ٹھہرایا اور جو درحقیقت تقریب شفاعت اور قرآن و حدیث سے ثابت ہے اسکی نفی کی بیچ فرمایا حضرت عمر نے
م س بدور سافرہ اس اُمت میں ایک قوم ہوگی کہ شفاعت کی تکذیب کریگی
جس کو چاہے گا اپنے حکم سے اُسکا شفیع بنا دیگا خدا کی قدرت سے کون انکار کر سکتا ہے مگر صرف ہمارے حضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کو شفاعت عامہ کا اذن ہوا اور آپ سے وعدہ ہو گیا کہ یہ منصب عمدہ تم کو عنایت ہوگا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی اعطیت خمسا لم یعطہن احد قبلی حدیث عرصات میں کس تصریح سے وارد ہے کہ
سب پیغمبر اُس روز نفسی نفسی کہیں گے اور آپ بے تامل فرمائیں گے انا لہا میں ہوں شفاعت کیلئے اور کریمہ من ذا الذی
یشفع عندہ الا باذنہ اور ما من شفیع الا من بعد اذنہ اور لا یشفعون الا لمن ارتضی اور لا تنفع الشفاعۃ عندہ
الا لمن اذن لہ میں اذن کے یہ معنی نہیں کہ خاص ہر ہر گنہگار کیلئے اُسوقت حکم دیا جاوے اور الا لمن ارتضی سے مسلمان مراد
ہیں کفار کی شفاعت مرضی نہیں اور نہ کوئی کریگا مگر امثال ابو طالب کیواسطے تخفیف عذاب کے رضائے الٰہی خلاف نہیں تفسیر خازن
میں جسکو صاحب تنبیہ الغافلین سند اپنی مدعا کی جانتا ہے اسی قدر لکھا ہے والمعنی لا یشفع عندہ احد الا بامرہ وارادتہ
ظاہر ہے کہ انبیا و اولیا تو کوئی کام بے اجازت و رضائے مولیٰ نہیں کرتے اور وہ جو حدیث شفاعت میں واقع ہے فاستاذن
علی ربی فیاذن لی شارحین کہتے ہیں مقام قرب میں داخل ہونے کا اذن چاہونگا کہ اذن فرمائیگا اس مضمون کی خود جناب رسول خدا
صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری حدیث میں کہ بطریق صحیح مروی ہے تصریح کردی فاستاذن علی ربی فی دارہ پس یہ استیذان
دخول وارد ہے کہ مسنون اور آداب سے ہے نہ استیذان شفاعت کما وھم واللہ اعلم اور پیغمبر ایک ہی
قبلہ کیطرف نماز پڑھتے رہے یہ امر بھی آپ کیلئے مخصوص ہے کہ آپنے بیت المقدس اور کعبہ کیطرف نماز پڑھی اور برکت دونوں قبلوں
کی حاصل کی اسی واسطے آپ کو امام القبلتین کہتے ہیں اللہ تعالی نے آپ کو خلق عظیم عنایت فرمایا اور حسن ظاہری اور